فاالله خیرٌ حافظاً وهو ارحم الراحمین

من مقام چهته موم گران

نسخه زاد العقبی فی شرح ابیات الحریری

دار الخلافت شاهجهان آباد

در مطبع میرزائی باهتمام حافظ میرزائی بیک طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و ثنا رب العالمین اور صلوۃ رحمۃ للعالمین کے التماس
کرتا ہی محمد قطب الدین غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولجمیع المسلمین کہ اسماء
حسنیٰ کی شرح حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے جو فارسی
میں لکھی تھی چونکہ مضامین اوسکے بھائی مسلمانوں کے لیے بہت
مفید تھے خلاصہ اوسکا اس عاجز نے زبان اردو میں لکھا تا عام
فہم ہو اور خاصیتیں جو حاشیہ پر لکھی ہیں اکثر اونہیں کی شرح
میں سے لکھی ہیں کہ انہوں نے مشائخ کرام کے مکاشفہ اور سماع سے
نقل کیں ہیں اور بعض خاصیتیں حضرت شاہ عبد الرحمن چشتی کی
شرح میں سے لکھی ہیں اول بزرگ کی شرح کی علامت حرف ح

آخر میں لکھا اور دوسرے صاحب کی شرح کی علامت ع . ی اور نام نگ
زاد العقبی نے شرح اسمار الحسنی رکھا اللہم انفعنا منہ وتقبلہ
آمین رب العالمین صلے اللہ علی خیر خلقہ سیدنا وشفیعنا محمد وآلہ
واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین تمام

ب اسماء اللہ تعالی

باب ہی بیچ بیان نامون اللہ تعالی کے

ف جانا چاہیئے کہ نام اللہ تعالی کے توقیفی ہین یعنے موقوف ہین سماع
اور اذن شارع پر جو نام کہ شرع مین آیا ہی وہی کہنا چاہیئے اپنی
طرف سے از راہ عقل کے نہ کہنا چاہیئے اگرچہ دونو نامونکے ایک
معنے ہون مثلاً اللہ تعالی کو عالم کہی نہ عاقل اور جواد کہی نہ سخی
اور شافی کہی نہ طبیب اور بندیکو چاہیئے کہ صفات اللہ تعالی کے اپنی مین
حاصل کرے جسقدر ہو سکے چنانچہ بیان اسکا بیچ شرح اسمار مبارک کی
لفظ نصیب بندہ کر اور بعضی جا ی ساتھہ اور عبارت کے کیا ہی
ہر شخص کو چاہئے کہ سعی کری اونکے حاصل کرنے مین اَللّٰهُمَّ
وَفِّقْنَا وَيَسِّرْ لَنَا حُصُولَهَا اور منقول ہی کہ ایک بزرگ کے
پاس جب کوئی بارادہ بیعت کے آتا تو اوسکو حکم کرتے کہ وضو
کر یا جب وہ وضو کرکر آتا تو اوسکے آگے اسمار جناب باری تعالے

سے پکار کر ساتھ عظمت و جلال کے پڑھتے جس اسم مبارک کی
تاثیر او سمیں دیکھتی وہی تعلیم کرتے جاتے کہ اس سے کشود اسکو
جلد ہوگی سو ہی ہوتا ⁂ ح ⁂ مولانا الفصل الاول فصل
پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِائَةً
اِلَّا وَاحِدَةً مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِیْ رِوَایَةٍ
وَهُوَ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابی ہریرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے
اللہ تعالےٰ کے ننانوین نام ہین یعنے ایک کم سو جو شخص یاد کرے انکو
داخل ہوگا بہشت مین یعنے اول ہی داخل ہوگا بغیر عذاب کے
اور ایک روایت مین ہی کہ اللہ تعالی طاق ہی دوست رکھتا ہی
طاق کو نقل کی یہہ بخاری مسلم نے ف اس حدیث مین حصر ننانوین
پر نہین ہی نام اللہ تعالی کے بہت ہین چنانچہ بعد ان اسماء مبارک کے
کچھہ اونمین سے مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالی بلکہ مقصود یہہ ہی کہ یہہ
خاصیت جو مذکور ہوئی مخصوص ساتھہ ان ناموں کے ہی اور عالمون
نے بیچ معنے احصاہا کے اختلاف کیا ہی کہا بخاری وغیرہ نے اور

یعنی ۱۹ ۱۰۰ کم ایک

سنتیں بھی ہیں کہ سنت اوسکے ادا کیا ہیں چنانچہ بعضی روایت ہیں لفظ
مفہومًا کا آیا ہی اور بعضوں نے کہا ہیکہ اونکو ایمان لایا معانی
جانی اونکے اور عمل معانی اونکے پہ کیا اور دوست رکھتا ہی ثاق
کو یعنے اعمال ادا کار طاق کو مراد یہ ہی کہ دوست رکھتا ہی اپنا
سے اونکو کہ ہون اوپر صفت اخلاص کے اور فقط اسد ہی کے لئی

ع ٭ مجر ٭ اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ
روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے تحقیق واسطے اسد تعالی کے ننانوین نام ہین جو کوی اونکو یاد کریگا
داخل ہوگا بہشت مین هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یہہ جملہ
مستانفہ یعنے علحدہ ہی بیان ہی ایک کم سو نا مونکا اور اس
کلمی کے کئی مراتب ہین ایک تو یہہ کہ اسکو منافق کہتا ہی کہ خالی
ہوتا ہی تصدیق سے نفس یہہ تو نفع دیتا ہی اسکو دنیا ہی مین کہ محفوظ
رہتی ہی جان اور مال اور اہل اوسکے اور آخرت کے لئی کچھہ مفید

نہیں اثر دوسرا یہ کہ ڈرے اسکے ساتھ تقید دل کا ساتھ محض
تقلید کے اسکی صحت میں اختلاف ہی صحیح یہ ہی کہ یہ صحیح ہی اور تیسرا
یہ کہ سب تمام اعتقاد ہو کہ حاصل کیا گیا ہو نشانیوں قدرت الہی
سے اکثر کے نزدیک یہ معتبر ہی اور چوتہا یہہ کہ اسکے ساتھ اعتقاد
جازم ہو اور ادلیل قطعی سے اور یہ مقبول ہی اتفاقاً اور پانچواں یہ
کہ ہو کہنے والا اسطرح کا کہ دیکھے معنے اسکے دل کی آنکہوں سے اور تہہ بہ تہہ
تعالی ہی اور اگر یہ کلمہ فقط دل ہی سے کہی تو اگر کچہ عذر رکہتا ہی گونگا
پن وغیرہ کا تو نفع دیگا دنیا اور آخرت میں اور اگر کچہ عذر نہیں تو آخرت میں
کچہ نفع نہیں نقل کیا ہی نووی نے اسپر اجماع اہل سنت کا اور معنی
لفظ اللہ کے ہیں مستحق عبادت اور نزدیک اکثر علما کے یہہ نام سب
اسمو میں بڑا ہی اور کہا گیا ہی کہ عوام کے لیے یہہ ہی کہ اس نام کو جاری
کریں زبان پر اور ذکر کریں اسکو بطور خشیت و تعظیم کے اور خواص کو
چاہیے کہ تامل کریں اسکے معنون میں اور جانیں کہ اطلاق اسکا نہیں لائق
ہی مگر اوپر موجود جامع صفات الوہیت کے اور خاص الخواص کو
چاہیے کہ مستغرق رکہیں دل اپنا ساتھ اللہ کے لیں نہ التفات کریں
طرف کسیکے سوائے اوسکے اور نہ امید رکہیں اور نہ ڈریں مگر اوسی سے

اثبات کرنا دی حق او ثابت ہی اور سوائی اوسکے باطل جیسا کہ جناب
کی حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ بہت سچا کلمہ شاعرونکے
کلام مین کلمہ لبید کا ہی سو یہ الا کل شیٔ ما خلا اللہ باطل ۲ الرحمن
الرحیم بخشنے والا مہربان اور نصیب عارف کا ان دونو ناموسے یہہ
اکا دہو ہر چیز سوا اوسکے باطل ہی
ہی کہ متوجہ ہووی اوسکی جناب پاک کی طرف اور توکل کرے اوسپر
اور مشغول رکہے باطن اپنا اوسکے ذکر مین اور بی پروائی کری غیر
اوسکے سے اور رحم کرے بندگان خدا پر پس مدد کری مظلوم کی اور پہیری
ظالم کو ظلم سے ساتہہ طریق نیک کے اور خبردار کری غافل کو اور دیکہی طرف
گنہگار کے ساتہہ نظر رحمت کے نہ حقارت کے اور کوشش کرے بیچ دور
کرنے خلاف شرع کے بقدر طاقت کے اپنی طرح اور سعی کرے حاجت
روائی محتاجونمین بقدر وسعت وطاقت کے ۲ الملک بادشاہ
حقیقی کہ ملک دو جہان کا اوسکے قبضہ قدرت مین ہی اور وہ بی نیاز
ہی سب سے اور سب اوسکے محتاج پس جب بندی نے یہہ جانا تو بندہ
درگاہ اوسکی کا اور گدا گلی اوسکی کا ہووے اور طلب عزت
کی آستانہ خدمت اوسکی سے کرے اور واجب ہی کہ تعلق کرے
بیچ جناب قدرت اور تصرف اوسکے اور بی نیاز ہووے سب سے

بالکل اور طبر نکرے احتیاج اپنی اونسے اور ڈر اور امید نرکہی اونسے اور تصرف کری ملک دل اور نفس اور قالب اپنی مین اور مالک ہووے اعضا اور قوی اپنی ذ اور مسخر کرے انکو طاعت حق اور حکم شرع مین تا بادشاہ عالم وجود اپنی کا ہووے اَلْقُدُّوْسُ نہایت پاک کہا قشیری نے کہ جسنے جانا کہ اللہ تعالی نہایت پاک ہی تو آرزو کرے اوسکی کہ پاک کری اوسکو اللہ تعالی عیبون اور آفتونسے اور پاک کری نجاست گناہونسے ہر حال مین اَلسَّلَامُ سلامت والی عیب اور نقص سے بندیکا اسمسے یہہ ہی کہ بے عیب ہووے بری اخلاق سے اور برے کامونسے اور کہا قشیری نے کہ نصیبہ اسسے یہہ ہی کہ رجوع کری اپنے مولی کیطرف ساتہہ قلب سلیم کے اور بعضون نے کہا یہہ ہی کہ سلامت رہین مسلمان زبان اوسکی سے اور ہاتہہ اوسکے سے بلکہ بہت شفقت کرے اونپر پس جب اپنی سے بڑی عمر والیکو دیکہی تو کہی کہ یہہ بہتر ہی مجہسے اسلئی کہ بہ نسبت میری طاعت بہت کی ہی اور مجہسے سبقت رکہتا ہی ایمان و معرفت مین اور اگر چہوٹے کو دیکہی تو اوسکو بہی کہی کہ یہہ بہتر ہی مجہسے اسلئی کہ بہ نسبت میری گناہ کم کئی ہین اور اگر کچہہ بہائی مسلمان سے قصور ہو جاوے اور وہ عذر کرے تو قبول کرے اور معاف کرے

قدوس اوسکا المؤمن امن دینے والا نصیب بندیکا اسمیں یہ ہی
کہ امن دین رکہے خلق کو اپنی برائی سے اور غیر کی برائی سے المہیمن
نگہبان ہر چیز کا خوب طرح اور نصیب عارف کا یہ ہی کہ نگاہ رکہے
دل اپنے کو بری عقیدوں اور بری خلقتوں سے مانند حسد و کینہ وغیرہ کے
اور درست کرے احوال اپنا اور محفوظ رکہے قویٰ اور اعضا کو مشغول
ہونے سے اون چیزوں میں کہ غافل کریں دلکو اللہ تعالی کی طرف سے
العزیز غالب وہی مثل کہ کوئی اوسپر غالب نہیں نصیب بندیکا
یہ ہی کہ غالب ہووے نفس اور ہوا اور شیطان پر اور بے
مثل ہووے علم اور عمل اور عرفان میں اور عزت دیوی اپنے نفس
کو ساتھہ ترک سوال کے مخلوق سے اور ذلیل نکرے اوسکو ساتھہ
سوال کے اونسے کہا ابو العباس مرسی نے قسم ہی اللہ کی نہیں
دیکھی میں نے عزت مگر بیچ بلند رکہنے ہمت کے مخلوق سے اور بعضوں
نے کہا کہ اللہ تعالی کو عزیز اوسنے جانا کہ عزیز کیا امر و طاعت
اوسکیکو اور جسنے سہل جانا اوسکے اوامر کو اوسنے نجانی عزت
اوسکی فرمایا اللہ تعالی نے وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ
وَلٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۞ الجبار درست کرنیوالا

کاموں بگڑے ہونگا اور بعضون نے کہا معنی اسکے یہ ہین لانیوالا بندونکا
اوسچیز پر کہ ارادہ کرتا ہی نصیب بندیکا اس سے یہ ہی کہ نقصانون
نفس اپنے کو ساتہہ حاصل کرنے کمال و فضایل کے درست کرے
اور نفس سرکش اپنی پر غالب ہوکر ساتہہ لازم کرنے تقویٰ اور
ہمیشہ کرنے طاعت کے کامل ہووے اور کہا قشیری نے کہ بعضی
کتابونمین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے ای بندی میرے ارادہ کرتا ہی
تو اور ارادہ کرتا ہونمین اور نہین ہوتا مگر جو کچہہ کہ ارادہ کرتا ہونمین
پس اگر راضی ہوا تو ساتہہ اوسچیز کے کہ ارادہ کرتا ہونمین کفایت
کرونگا تجکو اوسچیز کو کہ ارادہ کرتا ہی تو اور اگر نہ راضی ہوا تو ساتہہ
اوسچیز کے کہ ارادہ کرتا ہونمین نہ کفایت کرونگا تجکو اوسچیز مین کہ
ارادہ کرتا ہی تو پہر نہین ہوتا مگر جو کچہہ کہ ارادہ کرتا ہونمین انتہی
اَلْمُتَکَبِّرُ نہایت بزرگ نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ جب
معلوم کی تو نے بزرگی اللہ تعالی کی تو تکبر کر لینے پرہیز کر میل کرنیسے
طرف شہوات کے اور آرام پکڑنیسے طرف الفت کی چیزونکے اسلئے
کہ ان چیزونکی طرف رغبت کرنا کام جانورونکا ہی اگر رغبت
کریگا تو شریک اونکا ہوگا بلکہ تکبر کر ہر چیز سے کہ باز رکہی تیرے

باطن کو حق سے اور حقیر جان ہر چیز کو سوای پہنچنی کے طرف جناب
اوسکے اور لازم کر طریقہ تواضع اور تذلل کا اور زایل کر اپنے سے
تمام دعوے تکبر کے تا نفس صاف ہو اور اسکی محبت اوسمین ایسی
بس نہ باقی رہی واسطے نفس کے اختیار اور نہ ساتہہ غیر اﷲ سے
قرار ❊ اَلْخَالِقُ ❊ اندازہ کرنیوالا خلق کا موافق مشیت اور
حکمت کے ❊ اَلْبَارِیُٔ ❊ پیدا کرنیوالا ❊ اَلْمُصَوِّرُ ❊ صورت
بنانیوالا نصیب عارف کا ان تینون نامون سے یہہ ہی کہ نہ دیکہی
کوی چیز اور نہ تصور کرے کوئی امر مگر کہ تامل کرے بیچ قدرتون اور
عجایب کاریگریون کے کہ اوسمین ہین ❊ اَلْغَفَّارُ ❊ بخشنے
والا بندونکے گناہونکا اور ڈہکنی والا عیبون اونکے کا نصیب
تیرا اس سے یہہ ہی کہ پہچانی تو یہہ کہ نہیں بخشتا گناہونکو کوئی مگر وہ
اور ڈہانکے تو عیب لوگونکے اور بخشے قصور اونکے اور لازم کرے
استغفار کو خصوصًا وقت سحر کے ❊ اَلْقَهَّارُ ❊ غالب کہ
سب اوسکی قدرت کے آگے عاجز و مغلوب ہین نصیب بندیکا
یہہ ہی کہ غالب ہووی بڑی دشمنون پر کہ نفس اور شیطان ہین
اَلْوَهَّابُ ❊ بہت دینی والا بغیر عوض کے نصیب بندی کا

یہہ ہی کہ خرچ کرے جان و مال اپنی اسد کی راہ مین بلا عرض دبلا عوض ؛ اَلرَّزَّاقُ ؛ رزق پیدا کرنیوالا اور پہنچانیوالا رزق کا مخلوقات کو رزق اوسکو کہتے ہین کہ جس سے فائدہ اُٹھایا جاوے پہر وہ دو قسم پر ہی ظاہری اور باطنی ظاہری وہ ہی کہ جس سے بدنکو فایدہ ہو مانند کہانے پینے کے چیزونکے اور اسباب کے یعنے کپڑا وغیرہ اور باطنی وہ کہ جس سے نفس اور دلکو فائدہ ہو مانند علوم و معارف کے اور نصیب عارف کا اس سے یہہ ہی کہ یقین کرے اسکا کہ نہین کوئی لایق رزق دینے کے سوائی اسد تعالی کے پس نہ توقع رکہی اوسکی مگر اسد ہی سے پس سونپی امور اپنی طرف اوسکے اور ہاتہہ اور زبان سے رزق حیاتی اور روحانی لوگونکو پہنچاوے یعنے مال خرچ کری اور تعلیم و ہدایت کرے اور دعائے خیر کرے وغیر ذلک کہا گیا بعضے عارفین سے کہ کہانے کہاتا ہی تو پس کہا جبسکہ پہنچانا مینے خالق اپنی کو نہین شک کیا مینے اپنی رزق مین اور کہا گیا ایک عارف سے کہ کیا ہی قوت پس کہا ذکر حی اَلَّذِی لَا یَمُوْتُ کا ؛ اَلْفَتَّاحُ ؛ حکم کرنیوالا اور بعضون نے کہا کہولنے والا دروازون رزق و رحمت کا نصیب

تیرا اس سے یہ ہی کہ سعی کرے تو فیصلہ کرنے مین درمیان لوگونکے
اور یہ کہ مدد کرے تو مشاورت مونکی اور ارادہ کرے تو لوگونکی حاجت
روا کیجئے امور دنیا اور آخرت مین کہا شیرہی نے کہ جسنے جانا
کہ اللہ تعالی کہولنے والا دروازون رزق و رحمت کا ہی اور میسر
کرنیوالا اسباب کا اور درست کرنیوالا امور کا تو وہ نہین لگاتا
غیر اوسکے مین دل اپنا ۔ اَلْعَلِیْمُ : جاننے والا ظاہر و پوشیدہ
کا کیا خوب کہا کسی نے کہ جسنے جانا کہ اللہ تعالی جاننے والا ہی حال
تیرا تو صبر کرے اوسکی بلاؤن پر اور شکر کرے اوسکی عطا پر اور
بخشش چاہی اپنی خطاؤنسے اور بعضی کتابونمین ہی کہ فرمایا اللہ
تعالی نے کہ اگر نہین جانتے تم کہ مین دیکہتا ہون تمکو تو خلل ہے
تمہارے ایمانمین اور اگر جانتے ہو تم کہ مین دیکہتا ہون تمکو تو کیون
کیا تمنے مجھکو حقیر تر دیکہنے والونکا کہ دیکہتے ہین تمکو بندے اور دوسرے
شرم کرتے ہین کہ کوئی ہماری برائی پر مطلع ہو اور اللہ تعالی سے
کچہہ شرم نہین کرتے عیاذاً باللہ منہ ۔ اَلْقَابِضُ : تنگ کرنیوالا
روزیکا یا دل بندونکا اور قبض کرنیوالا روح اونکا ۔ اَلْبَاسِطُ
فراخ کرنیوالا روزیکا یا دل بندونکا نصیب تیرا ان دونو نامونسے

حکم کیا ہی مانند نفس و ہوی کے اور بلند کرا وسچیز کو کہ حکم کیا ہی تجکو اسنے اوسکے بلند کرنے کا مانند دل اور روح کے دیکہا گیا ایک شخص اڑتا ہوا ہوا مین پس کہا گیا اوسکو کیونکر پہنچا تو اس مرتبہ کو کہا اوسنے کہ گردانی مینے ہوی یعنے خواہش اپنی نیچے قدم اپنے کے پس مسخر کی اسد نے ہوا

اَلْمُعِزُّ ÷ عزت دینے والا ÷ اَلْمُذِلُّ ÷ ذلت دینی والا نصیب تیرا ان دونون ناموںسے یہہ ہی کہ عزیز رکہے اونکو کہ جنکو عزیز رکہا اسد تعالی نے بسبب علم و معرفت کے اور خوار رکہے اونکو کہ جنکو خوار کیا اسد تعالی نے بسبب کفر وضلالت کے اَلسَّمِیْعُ اَلْبَصِیْرُ ÷ سُننے والا دیکہنے والا نصیب تیرا ان ناموںسے یہہ ہی کہ کہنے اور سُننے اور دیکہنے خلاف شرع چیزونکی سے پرہیز کرے اور اسد تعالی کو افعال و اقوال اپنے پر حاضر و ناظر جان کہا امام غزالی نے کہ جسنے چہپایا غیر اسد سے اوس چیز کو کہ نہین چہپاتا اوسکو اسد سے پس حقیر جانا اوسنے اسد کی نظر کو پس جسنے کیا گناہ اور وہ جانتا ہی کہ اسد تعالی دیکہتا ہی اوسکو کیا بڑی جرات کی اوسنے کیا بڑی جرات کی اوسنے اور جسنے گمان کیا کہ اسد نہین دیکہتا ہی اوسکو کیا بڑا کفر کیا کیا بڑا کفر کیا اوسنے اور اسی لئے کہا گیا ہی کہ جب گناہ کرے تو مولی اپنی کا

پس کر ایسی جگہ مین کہ نہ دیکہے وہ تجکو اسکو تعلیق بالمحال کہتے ہین
یعنے ایسی جگہ کہان ہی کہ جہان اللہ نہ دیکہے حاصل یہہ کہ نکر گناہ
اَلْحَکَمُ حکم کرنیوالا ایسا کہ کوئی اوسکا حکم پہیر نہین سکتا اور
نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ تو نے جب پہچانا کہ وہ حاکم ہی تو مان
اوسکے حکم کو اور تابعدار ہو اوسکی قضا کا پس اگر تو راضی ہوگا
اوسکی قضا کا باختیار جاری کریگا تجپر زبردستی اور اگر راضی ہوا
تو وسے مہربانی کریگا تجپر اور زندہ رہیگا خوش اور نہین محتاج
ہوگا فریاد کرنے کا طرف غیر اوسکے اَلْعَدْلُ انصاف
کرنیوالا نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ جب جانا تو نے کہ وہ عادل ہی
تو نہ پاوے تو اپنے نفس مین گہبراہٹ اور تنگی اوسکے احکام سے بلکہ
جان کہ جو اوسنے حکم فرمایا میری حق مین عین انصاف ہی پس آرام
طلب کر ساتہہ توکل اور اعتماد کے اوسپر اور جو کچہہ کہ پہنچی تجکو اللہ
تعالی کیطرف سے خرچ کر اوسکو اوس جگہ مین کہ لایق ہی خرچ کرنا اوسمین
از راہ شرع اور عقل کے اور ڈر تو اوسکے عدل سے اور امید رکہہ اوسکے
فضل کی اور پرہیز کر اپنے سب امور مین افراط اور تفریط سے
اور لازم کر اوسط درجے کے امور میں اَللَّطِیْفُ باریک بین کہ

اور دور نزدیک اوسکے نزدیک یکسان ہی اور نرمی کرنیوالا بندون پر نصیب
بندیکا اس سے یہہ ہی کہ غور کرے امور دین و دنیا مین اور نرمی سے لوگونکو راہ
حق کی طرف بلاوے اَلْخَبِیْرُ ؛ خبردار دلکی باتون پر اور سب امور پر نصیب
تیرا اس سے یہہ ہی کہ جب جانا تو نے کہ وہ میری بہید ات پر مطلع ہی اور جانتا
ہی میری دلکی باتین تو تو بہی اوسکو یادرکہہ اور بہول غیر اوسکیکو آگے
یاد اوسکیکے اور ہو تو پرہیزگار گمراہی کی راہونسے اور لازم کر اپنی پر
ترک کرنا ریا کا اور کرنا تقوی الٰہی کا اور مشغول ہو باطن کی درستی مین غفلت
نکر اسمین اور امور دین و دنیا کے مین خبردار رہ ؛ اَلْحَلِیْمُ ؛ بُردبار
کہ نہین جلدی کرتا مؤمنونکے عذاب دینے مین بلکہ ڈھیل دیتا ہی اونکو تاکہ
شاید توبہ کرین نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ تحمل کر ایذای بدبختون پر اور
تامل کر زبردستونکے عذاب دینے مین اور دور کر غصے کو اور بکمال حلم کا
یہہ ہی کہ نیکی کر اوس سے کہ برائی کری تجہسے ؛ اَلْعَظِیْمُ ؛ بزرگ و
برتر ذات وصفات مین حد اوہام سے نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ
عظمت الٰہی کے آگے ملک کونین کو حقیر جانے اور دنیا کے لئے سر نہ جہکاوے
اور حقیر جانے نفس اپنی کو اور ذلیل کرے اوسکو اللہ تعالی کی خوشی کے
لئے ساتہہ بجالانے اوامر کے اور بچنے نواہی کے اور کوشش کرنیکے

اون چیز نہین کہ دوست رکہتا ہی اسد تعالی اونکو ÷ اَلغَفُورُ ÷
بہت بخشنے والا نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ لازم کر استغفار رکو
اوقات رات ودن مین خصوصا وقت سحر کے اور بخش اوسکو کہ ایذا
دی تجکو ÷ اَلشَّکُورُ ÷ قدردان اور دینے والا ثواب بہت کا
تہوڑی عمل پر منقول ہی کہ ایک شخص دیکہا گیا خواب مین پس کہا گیا
اوسکو کہ کیا کیا اسد تعالی سنے ساتہہ تیرے کہا حساب لیا اسد تعالی سنے
مجسے پس ہلکا ہوا پلڑا نیکیون میریکا پس پڑی اوسمین ایک تہیلی پہر
بہاری ہوگیا وہ پس کہا مینے کیا ہی یہہ کہا یہہ مُٹھی مٹی کی ہی کہ ڈالی
تہی تونے ایک مسلمان کی قبر مین اور نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ
شکر کرے اسد تعالی کا اسطرح کہ سب نعمتونکو اوسیکی طرف سے جانکر
ہر عضو کو کہ جس واسطے پیدا کیا ہی اوسمین مصروف رکہی اور شکر
ادا کرے لوگونکا اور احسان کرے اونپر حدیث شریف مین آیا ہی
لَا یَشْکُرُ اللّٰہَ مَنْ لَا یَشْکُرُ النَّاسَ یعنے نہین شکر کرتا
اسد کا وہ کہ نہین شکر کرتا لوگونکا اَلْعَلِیُّ ÷ بلند مرتبہ نصیب تیرا
اس سے یہہ ہی کہ ذلیل کر اپنے نفس کو اوسکی طاعتون اور عبادتون ظاہر
وباطن کی مین اور خرچ کر طاقت اپنی حاصل کرنے علم وعمل مین یہانتک

کہ پہنچے تو بہایت کمالات اور مراتب عالی کو حدیث شریف مین آیا ہی
کہ اللہ تعالی دوست رکہتا ہی اعلی امور کو اور مکروہ رکہتا ہی ادنی
امور کو اور اسی لئے کہا ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ علو ہمت
ایمان سے ہی **اَلْکَبِیْرُ** ÷ بڑا ایسا بڑا اگر کوئی اوس سے زیادہ بڑا نہیں
اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ یاد رکہے تو برائی اوسکی ہمیشہ یہانتک
کہ بہول جاوے برائی غیر اوسکیکے اور کوشش کرے بیچ کامل کرنے نفس اپنی
کے ساتہہ حاصل کرنے علم وعمل کے یہانتک کہ پہنچے کمال تیرا اوروں کو
اور مبالغہ کر تواضع مین اور احتراز کرنے ادبی سے ساتہہ لازم کرنے
خدمت مولی کے ÷ **اَلْحَفِیْظُ** ÷ نگاہ رکہنے والا عالم کا آفتون اور ضایع
ہونے سے نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ نگاہ رکہہ اعضا اپنی کو گناہوں سے
اور باطن کو ملاحظہ اغیار سے اور اکتفا کر تمام امور اپنے مین ساتہہ تدبیر
اوسکیکے اور راضی ہو اوسکی قضاو قدر پر قول ہی کسی بزرگ کا کہ جسنے
محفوظ رکہے اللہ تعالی سے اعضا محفوظ رکہا دل اوسکا اور جسکا محفوظ
رکہا اللہ تعالی نے دل محفوظ رکہا بہید اوسکا اور منقول ہی کہ ایک صالح
کی نظر پڑی ایکدن ایک چیز ممنوع پر پس کہا الہی چاہتا تہا مین بنا ذا
اپنے واسطے عبادت تیری کی پس جب ہوئی سبب مخالفت امر تیری کی

تو لیلے اسکو پس اذہے ہو گرے اور تہے وہ نماز پڑہتے دانکو پس محتاج
ہوئے پانی کے طہارت کے لئے پانی نہ تہہ لگا پس کہا الٰہی کہا تہا
پینے واسطے تیرے کر لیا بینائی میری پس رات میں محتاج ہو نمین اوکا
واسطے عبادت تیرکے پس پہر بینا ہو گرے ❊ اَلْمُقِیْتُ ❊ پیدا کرنیوالا
قوت بدنوں اور ارواح کا اور دینے والا اوسکا اونکو نصیب تیرا
اس سے یہہ ہی کہ جب جانا تو نے کہ وہ قوت پیدا کرنیوالا اور دینے
والا اوسکا ہی تو بہولے تو ذکر قوت کا آگے ذکر اوسکے جیسیکہ منقول
ہی سہیل رح سے کہ وہ پوچہے گئے قوت سے پس کہا وہ ذکر حَیِّ
اَلَّذِیْ لَایَمُوْتُ کا ہی اور نہ طلب کر قوت وقوۃ مگر مولی اپنی سے
فرمایا اللہ تعالی نے وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهٗ وَمَا
نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ یعنے نہین کوئی چیز مگر کہ نزدیک ہمارے
خزانے اوسکے ہین اور نہین اوتارتے ہم مگر ساتہہ اندازہ مقرر کے
اور دی تو بہر متعلق کو وہ قوت کہ مستحق ہی اوسکا پس ہو دی طریقہ تیرا
نفع پہنچانا اور ہدایت کرنا گمراہ کا اور کہلانا بہوکے کا اور کہا قشیری
نے کہ مختلف ہوتے ہین قوت پس بعضے بندی ایسے ہین کہ گردانتا
ہی اللہ تعالی قوت نفس اونکے کا توفیق عبادات کو اور قوت [illegible]

اونچیکا ہوتے مکاشفات کو اور قوت روح اوسکی کا مدد و ہمت متشابہ
کو اور جب مشغول کرتا ہی اللہ بندیکو اپنی طاعت مین قایم کرتا ہی اوسکے
لئے ایسے شخص کو کہ خبرگیری اور خدمت اوسکی کرتا ہی اور جب کہ رجوع
کرتا ہی طرف متابعت خواہش کے سونپتا ہی طرف قوت اوسکیکے
اور اوٹہا لیتا ہی اوسپر سے سایۂ عنایت و حمایت اپنی کا الحَسِیْبُ
کفایت کرنیوالا ہر حال مین یا حساب لینے والا بندونسے دن قیامت
کے نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ کفایت کرے حاجت محتاجونکو اور
حساب کرنیوالا ہووے نفس اپنی سے کہا قشیری نے کہ کفایت
کرنا اللہ کا بندیکو یہہ ہی کہ کفایت کرتا ہی اوسکو ہر حال اور ہر شغل
اوسکے مین اور جسنے جانا کہ اللہ تعالی کافی میرا ہی نہ پریشان دل ہووے
خلق سے نہ متوجہ ہونیسے اوسپر سبب اعتماد کرنیکے ساتہہ اوسکے
کہ جو کچہہ قسمت کا ہی بہرحال پہنچیگا اگرچہ بے توجہی کرین مجہسے لوگ
اور جو کچہہ کہ قسمت مین نہین ہی نہین پہنچیگا اگرچہ متوجہ ہون لوگ
مجہپر اور جو کوئی اکتفا کریگا ساتہہ نیک سرانجامی اللہ تعالی کے ہر حال
مین پس راضی کردیگا اوسکو مولی اوسکا ساتہہ اوسچیز کے کہ اختیار
کریگا اوسکے لئے پس اختیار کریگا ہونیکو ہونے پر اور فقر کو غنا پر

اور آرام پکڑنیکا طرف ہونے اسباب کے بسبب مشاہدہ تصرف مولی کے
اَلْجَلِیْلُ : بزرگ قدر نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ نفس اپنی کو
آراستہ کر ساتھہ صفتوں کمال کے : اَلْکَرِیْمُ : بڑا سخی اور
بہت دینے والا کہ نہیں ہو چکتا دیا اوسکا اور نہیں خالی ہوتے
خزانے اوسکے اور نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ دیوی بغیر وعدہ
کے اور پرہیز کرے بری اخلاق و افعال سے : اَلرَّقِیْبُ :
نگہبانی کرنیوالا ہر چیز کا اور بعضوں نے کہا کہ جاننے والا احوال
بندونکا اور افعال اوسکے کا اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ نگاہ
رکہی تو اوسکو ہر حال مین اور نہ التفات کری تو طرف غیر اوسکیکے
سوال مین اور کریتو نگہبانی اونکی کہ کیا ہی تجکو نگہبان اونکا حدیث
شریف مین آیا ہی کہ تم سب راعی یعنے نگہبان ہو اور تم سب
پوچھی جاؤ گے رعیت اپنی سے یعنے جسکی خبرگیری کرنیکو فرمایا ہی اوسکی
خبرگیری کا حال پوچھا جاویگا اور کہا قشیری نے کہ مراقبہ نزدیک
اس طائفہ کے یعنے جماعت اولیاء اللہ کے یہہ ہی کہ ہو دی غلبہ
بندی پر یاد رب کی ساتھہ دل کے اور جانے یہہ کہ اللہ تعالی مطلع ہی
میری حال پر پس رجوع کرے اوسکی طرف ہر حال مین اور در در بڑے

عذاب اوسکے سے ہردم پس مراقبہ والا چہوڑتا ہی باتین خلاف شرع
از راہ حیا کے اللہ تعالی سے اور ہیبت اوسکی کے زیادہ اوس
شخص سے کہ چہوڑتا ہی گناہ بسبب خوف عذاب اوسکیکے اور جو
کوئی رعایت کرتا ہی اپنی دل کی تو کوئی دم یاد خدا سے اور دل عبث
اوسکی سے خالی نہین رہتا کیونکہ جانتا ہی کہ اللہ تعالے حساب لیگا
مجسے ہر عمل کا خواہ تہوڑا ہو یا بہت منقول ہی ایک ولی سے
کہ اونکو خواب مین کسینے دیکہا بعد انتقال کے پس کہا کیا کیا اللہ نے
ساتہہ تیرے کہا کہ بخشا اللہ نے مجکو اور احسان کیا مجپر مگر یہہ کہ حساب
لیا مجسے یہانتک کہ مواخذہ کیا مجسے اس عمل پر کہ ایکدن تہا مین روزہ
سے پس جبکہ ہوا وقت افطار کا لیا مینے ایک گیہون اپنی یار کے
دوکان سے پس توڑا مینے اوسکو پہر یاد آیا مجکو کہ یہہ نہین ہی میری
ملک پہر ڈالدیا مینے اوسکو گیہون پر پس لی گئین میری نیکیونسے
مقدار بدلے توڑنے اوسکیکے اور جسکو معلوم ہو گی یہہ بات نہین
ضایع کریگا باطل چیز وںمین عمر اپنی اور نہین کہو نیکا غفلتو نمین وقت
اپنا انتہی اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ حساب کر دیتے اپنی
اعمال کا پہلے اس سے کہ حساب لیا جاوے تمسے

قبول کرنیوالا دعا بیچارونکا اور جواب دینے ؛ الا یکا زمیوالونکا نصیب
بندیکا اس سے یہہ ہی کہ فرمان برداری اللہ تعالی کی کرے اوامر
اور نواہی مین اور حاجت روائی کرے حاجتمندون کے
اَلْوَاسِعُ ؛ علم اوسکا فراخ ہی اور نعمت اوسکی سبکو پہنچی
نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ سعی کرے فراخی علم اور سخاوت
اور معارف اور اخلاق مین اور سبہون سے کشادہ پیشانی رہی اور
نہ فکر کرے حاصل کرنے مقاصد مین اَلْحَكِيمُ ؛ استوار کار
و دانا نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ کوشش کرے بیچ خلق پکڑنیکے
اور علاقہ پکڑنیکے ساتھہ کتاب اللہ کے اور محکم کرے کام اپنے اور
چاہئی کہ سفاہت یعنی بیوقوفی سے پرہیز کرے اور کوئی کام
بی باعث حقانی اور داعیہ ربانی کے نکرے تا مستحق اطلاق اسم
حکیم کا ہو نقل ہی ذوالنون مصری سے کہ کہا سنا مینے کہ زمین
مغرب مین ایک شخص ساتھہ علم و حکمت کے معروف و مشہور ہی اوسکی
زیارت کو گیا مین چالیس روز اوسکے دروازی پر پڑا رہا نماز کے
وقت وہ مسجد مین آتے اور پریشان و حیران پہرتے اور میری طرف
کچھہ التفات نکرتے استحال سے بہ تنگ آیا مین کہا مینے ای جوانمرد

چالیس روز ہوئی ہین کہ یہان ٹہرا ہون مین اور تم میری طرف کچھہ التفات نہین کرتے اور کلام نہین کرتے مجکو کچھہ نصیحت کرو اور کچھہ حکمت سکہاؤ تا یاد کرون مین کہا اوسپر عمل کریگا تو یا نہین کہا ہان کرونگا اگر خدا تعالی توفیق دیگا کہا دنیا کو دوست نرکہہ اور فقر کو غنیمت گن اور بلا کو نعمت جان اور منع کو یعنے نہ ملنے کو عطا جان اور ساتہہ غیر حق کے انس مت پکڑ اور صحبت نرکہہ اور خواری کو عزت جان اور حیات کو موت گن اور طاعت کو حرمت دیکہہ اور توکل کو اپنی معاش کر

بیت ازسینہ محو کن ہمہ نام و نشان وغیر ؛ الا کسی کہ میدہد از دی نشان ترا

اَلْوَدُودُ ؛ دوست رکہنے والا فرمان بردارونکا یا محبوب اولیا کے دلونمین نصیب بندی کا اس سے یہہ ہی کہ دوست رکہے خلق کے لئے وہ چیز کہ دوست رکہتا ہی اپنے لئے اور احسان کرے خلق پر بقدر طاقت اپنی کے فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین مومن ہوتا ایک تمہارا یہانتک کہ دوست رکہے اپنی بہائی کے لئے وہ چیز کہ دوست رکہتا ہی اپنے نفس کے لئے اور دوست رکہنا اللہ تعالی کا بندونکو یہہ ہی کہ رحمت نازل کرتا ہی اونپر اور تعریف کرتا ہی اونکی اور بہلائی پہنچاتا ہی اونکو اور دوست

رکہنا بندونکا اللہ تعالی کو یہہ ہی کہ تعظیم کرتے ہین اوسکی اور رعایت رکہتے ہین اوسکی دلونمین اور آیا ہی حدیث قدسی مین کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ بڑا دوست دوستونمین طرف میری وہ ہی کہ عبادت کرے واسطے غیر عطا کے یعنے خالص اوسکی خوشی کے لئے عبادت کرے نہ ساتہہ امید عطا کے ؛ اَلْمَجِیْدُ ؛ بزرگ و شریف ذات و افعال مین نصیب بندونکا اس سے اسم مبارک عظیم مین معلوم ہوا اَلْبَاعِثُ ؛ اوٹہانیوالا اور زندہ کرنیوالا مُردونکا قبرونسے اور بیدار کرنیوالا دل غافلونکا خواب غفلت سے نصیب بندونکا اس سے یہہ ہی کہ زندہ کرے نفسون جاہل کو ساتہہ نصیحت کرنے اور تعلیم کرنیکے اور بیرغبت کرنے کے دنیا سے اور رغبت دلانے کے نعمتون آخرت کی مین لیس ابتدا کرے ساتہہ نفس اپنی کے پہر اوروں کے ؛ اَلشَّهِیْدُ ؛ حاضر اور مطلع ظاہر و باطن پر کہا قشیری نے کہ اہل معرفت نہین طلب کرتے ساتہہ اللہ کے کوئی مونس سوائے اوسکے بلکہ راضی ہوتے ہین ساتہہ اوسکے کہ وہ دیکہتا ہی احوال ہمارا اور جانتا ہی امور و افعال ہمارے فرمایا اللہ تعالی نے اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ

یعنی کیا نہین کفایت کرتا پروردگار تیرا یہہ کہ وہ ہر چیز پر مطلع ہی اور
نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ نگاہ رکہے تو اوسکو یہانتک کہ نہ دیکہے
تجکو اوس جگہہ کہ منع کیا ہی تجکو اوس سے اور نہ غایب دیکہی تجکو اوس
جگہہ سے کہ حکم کیا ہی تجکو اوسکا اور باز رہی تو بسبب علم اوسکے
اور دیکہنے اوسکے اس سے کہ پیش کرے تو حاجتین اپنی طرف
غیر اوسکے اور باز رہے میل کرنے سے طرف غیر اوسکے اور خلق
پکڑنا تیرا اس سے یہہ ہی کہ ہووی تو گواہ سچ پر اور رعایت کرنیوالا
سچ کا ﴿ اَلْحَقُّ ﴾ ثابت ساتہہ شہنشاہی کے اور لایق ساتہہ
خدای کے اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ جب پہچانا تو نے کہ وہ
حق ہی پہولی تو اوسکے مقابلہ مین یاد خلق کی اور خلق پکڑنا تیرا
ساتہہ اوسکے یہہ ہی کہ لازم کرے تو حق کو تمام اقوال اور افعال
اور احوال اپنے مین ﴿ اَلْوَکِیْلُ ﴾ کارساز فرمایا اللہ تعالی
نے وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا ط یعنے کفایت کرتا ہی اللہ تعالی
کارساز ہونے مین وَعَلَی اللّٰہِ فَتَوَکَّلُوْا اِنْ کُنْتُمْ
مُؤْمِنِیْنَ ط یعنے اللہ ہی پر کام سونپو اگر ہو تم مومن وَمَنْ
یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسْبُہٗ ط یعنے اور جو کوئی بہروسا

کرتاہی انہد پرسیں وہ کفایت کرتاہی اوسکو وَتَوَکَّلْ عَلَی
الْحَیِّ الَّذِی لَا یَمُوْتُ یعنے اوربہروسا کرایسے زندہ پر کہ نہین
مرتا وَتَوَکَّلْ عَلَی الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ یعنے اوربہروسا کر غالب
مہربان پر نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ ضعیفون اورعاجزونکے
کام مین کوشش کرے اورحاجت روائی انکی مین ایسی سعی کری
کہ گویا وکیل انکا ہی ؛ اَلْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ ؛ قوت والا استوار
سب امورمین نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ خواہش نفسانی پر
غالب و قوی ہووے اور دین مین سخت و چست ہووی اور
جاری کرنے احکام شرع مین سستی کوراہ یندے ؛ اَلْوَلِیُّ
مددگار اوردولت رکہتی والا مومنونکا نصیب بندیکا یہہ ہی کہ
دوستی کرے مسلمانونسے اورکوشش کرے تائید دین مین اورسعی
کرے حاجت روائی خلق کی مین اورکہا قشیری نے کہ علامت
دوستی اسد تعالی کی سے یہہ ہی کہ ہمیشہ توفیق دے اسد تعالے بندیکو
خیرکی یہانتک کہ اگر ارادہ کرے برائی کا بچاوی اوسکو اسد تعالی
مرتکب ہوتے اوسکے سے اوراگر ناگہان اوسمین پڑبہی جاوے
توساتہہ توبہ اور انابت کے جلدی سے پہرلاوے اور اوسمین چہوڑے

اور یہی معنے ہین اسکے اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا لَمْ یَضُرُّہٗ ذَنْبٌ
یعنے جب دوست رکھتا ہی اللہ تعالے کسی بندیکو تو نہین ضرر کرتا اوسکو
کوئی گناہ اور اگر میل کرے طرف قصور کرنیکے طاعت اوسکی مین
تو توفیق کرنے ہی کی دی اور یہہ علامت سعادت کی ہی اور عکس
اسکا علامت شقاوت کی اور علامتون دوستی اوسکی سے یہہ بہی ہی
کہ اوسکی محبت اپنی اولیاء کے دلونمین ڈالتا ہی ؛ اَلْحَمِیْدُ
تعریف کرنیوالا ذات و صفات اپنی کا یا تعریف کیا گیا نصیب
بندی کا یہہ ہی کہ ہمیشہ تعریف کرنیوالا حق کا ہو اور آراستہ ہو
ساتہہ صفتون کمال کے یا تعریف کیا گیا ہو نزدیک خدا اور بندونکے
اَلْمُحْصِیْ ؛ گہیرنیوالا ہی علم اوسکا ہر چیز کو اور ظاہر ہی نزدیک
اوسکے گنتی سب مخلوقات کی اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ نہو
تجہے غفلت حرکت و سکون مین کسی لحظہ و لمحہ اور نہ نکلے کوئی سانس
مگر بیچ طاعت خدا کے اس لئے کہ آیا ہی حدیث شریف مین کہ
نہین حسرت کرینگے اہل جنت مگر اوس ساعت پر کہ گذری ہو گی
بغیر یاد خدا کے اور کوشش کر اسمین کہ اعمال و احوال باطن اپنی پر
اطلاع پاوے اور خلق پکڑنا ساتہہ اسکے یہہ ہی کہ تکلف کرنیو

بیچ شمار کرنے نعمتون کے کہ پہنچائی ہین اللہ تعالی نے تجکو تاکہ جانے
تو عاجز ہونا اپنا شکر اونکے سے اور گناہ اپنے شمار کر کر عذر کر اور
یاد کر اون دنونکو کہ خالی رہے طاعت اوسکی سے اور پہر افسوس کر
اوپر ؛ اَلْمُبْدِئُ اَلْمُعِیْدُ ؛ پیدا کرنیوالا پہلی بار اور دوبارا
پیدا کرنیوالا نصیب تیرا اِس سے یہہ ہی کہ رجوع کری تو طرف اوسکے
ہر چیز مین اول بار اور دوبارہ اور سعی کر بیچ پیدا کرنے نیکیون کے
اور اعادہ کر یعنے پہر کر ادا کر اوس عمل کو کہ اوسمین کچہہ رہ گیا ہو
یا قصور ہوا ہو ؛ اَلْمُحْیِ اَلْمُمِیْتُ ؛ زندہ کرنیوالا اور
مارنے والا یعنے زندہ کرتا ہی دلونکو ساتہہ نور ایمان کے اور پیدا
کرتا ہی حیات جسم مین اور مارتا ہی بدنونکو اور دلکو ساتہہ خواب
غفلت و نادانی کے نصیب بندیکا اِس سے یہہ ہی کہ زندہ کرے خلق کو
ساتہہ نفع پہنچانیکے علم سے اور دلکو ساتہہ معرفت الہی کے اور
مارے خواہشون نفسانی اور خطرون شیطانی کو اور نہ فکر کری
واسطے حیات کے اور نہ موت کے بلکہ ہونا بعدار اوسکی قضا و
قدر کا اور کہتا رہی یہہ دعا کہ آئی ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ

توفنی اذا کانت الوفاة خیراً لی واجعل الحیوة
زیادة فی کل خیر واجعل الموت راحة منکل
شر ✕ الحیّ ؛ زندہ سے پہلے اور سے بعد بھی نصیب
بندیکا یہہ ہی کہ زندہ ہووے ساتھہ یاد پروردگار تعالی کے اور خرچ
کرے جان اپنی اوسکی راہ مین تا حیات ابدی پاوے القیوم
قایم آپ ہی اور قایم رکھنے والا اور خبرگیری کرنیوالا مخلوقات کا
نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ بے پروا ہو ماسوی اللہ سے اور
کہا قشیری نے کہ جسنے پہچانا کہ وہ قیوم ہی راحت پائی رنج
تدبیر و اشتغال سے اور جیا ساتھہ راحت تفویض کے پس نہ
بخل کریگا اور نہ حقیقت سمجھیگا دنیا کی بیش قیمت چیز کی ؛
الواجد ؛ غنی کہ محتاج کسیکا کسی چیز مین نہین نصیب
بندیکا یہہ ہی کہ بیچ حاصل کرنے کمال ضروری کے بہت سعی کرے
تا مستغنی ہو ساتھہ فضل خدا کے ماسوی اللہ سے الماجد
بزرگ نصیب بندیکا وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا ؛ الواحد
الاحد ؛ یکا ذات و صفات مین نصیب بندیکا یہہ ہی
کہ یکا ہو وے بندگی مین جیسیکہ وہ یکا ہی خدائی مین اور

موصوف ہووی ساتھہ ایسے فضایل کے کہ ہم جنس اوسکے ویسے ہون ؛ اَلصَّمَدُ ؛ بے پرواکہ نہین محتاج کسیکا اور سب اوسکے محتاج نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ ہرحاجت مین رجوع اوسیکی طرف کرے اور بی فکر ہو اپنے رزق سے اور اوسیپر توکل کرے اور بچے دنیا کی حرام چیزون سے اور بی رغبت ہو زینت کی چیزون اوسکی سے اور نہ رغبت کرے اونکے حلال مین اور بے پروا ہو خلق سے اور سعی کرے حاجت روائی خلق کی مین ؛ اَلْقَادِرُ اَلْمُقْتَدِرُ ؛ قدرت والا قدرت ظاہر کرنیوالا نصیب بندیکا یہہ ہی کہ قادر ہووے اوپر باز رکہنے نفس کے خواہشون اور لذتونسے ؛ اَلْمُقَدِّمُ اَلْمُؤَخِّرُ ؛ آگے کرنیوالا دوستونکو ساتھہ نزدیک کرنیکے درگاہ عزت اپنی سے اور پیچھے ڈالنے والا دشمنونکا لطف اپنے سے نصیب بندیکا ان نامون پاک سے یہہ ہی کہ نیکیون کی طرف سبقت کرکر اپنے تئین آگے کرے یعنے افضل ہو اور ونسے اور آگے کرے اونکو کہ مقرب درگاہ عزت کے ہین یعنے عزیز رکھے اونکو اور پیچھے ڈالے نفس اور شیطانکو

اور مردود دن درگاد الہی کو اور اہتمام کرے امور اپنے کا
پس مقدم کرے اوس امر کو کہ بہت ضرور ہی پہر اوسکو کرے
کہ جسکی کم ضرورت ہو اور رہی درمیان خوف ورجا کے ؛
اَلْاَوَّلُ اَلْاٰخِرُ ؛ پہلے سب سے اور پیچھے سب
نصیب بندیکا یہہ ہی کہ جلدی کرے طاعتونمین اور بجا لانے
اوامرمین اور جان خرچ کرے اللہ کے لیئے تا حیات ابدی
پاوے ؛ اَلظَّاھِرُ اَلْبَاطِنُ ؛ آشکارا باعتبار
مصنوعات کے کہ دلالت کرتے ہین اوپر کمال صفتون
اوسکی کے اور پوشیدہ وہم وخیال سے باعتبار کنہ ذات
کے ؛ اَلْوَالِیُّ ؛ کارساز و مالک نصیب بندیکا مثل
نصیب الوکیل کے ہی ؛ اَلْمُتَعَالِیْ ؛ بہت بلند
نصیب بندیکا اس سے وہی ہی جو العلی مین کہا اَلْبَرُّ
نہایت احسان کرنیوالا نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ
نیکی کرے ماباپ سے اور اوستاد سے اور بزرگونسے
اور قرابتیونسے اور حقدارونسے ؛ اَلتَّوَّابُ
توبہ قبول کرنیوالا اصل معنے توبہ کے ہین پہرنا جب نسبت اسکی

بندہ کی طرف کرین توبہنا گناہ سے مراد رکہتے ہین اور اگر پروردگار
کی طرف نسبت کرین توبہنا برحمت و توفیق ارادہ کرتے ہین
اور اسد تعالی میسر کرتا ہی اسباب توبہ کے اور توفیق دیتا ہے
بندہ کو اوسکی اور بیدار کرتا ہی خواب غفلت سے ساتہہ تخویفات
اور تحذیرات۔ اور اوکا ذکر نیکے گناہون کے عذاب پر پس جوع
کرتا ہی بندہ ساتہہ توبہ اور ندامت کے اور رجوع کرتا ہی اسد
تعالے ساتہہ فضل و کرامت کے پس حقیقت مین توبہ حق کے
سابق ہی بندہ کی توبہ پر جیسیکہ فرمایا ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا سے
توبہ کیئم بشکنم توبہ دہی بشکنم ؛ بندہ کو چاہیئے کہ ہمیشہ امیدوار
رہے اور دروازہ ناامیدی کا بند کرے اور جناب حق سے توبہ
طلب کرے اور گناہونسے پشیمان ہو اور گوش عبرت کے
کہلے رکہے اور توبہ مین تاخیر نکرے اور امر تَعَجَّلُوا التَّوْبَةَ
قَبْلَ الْمَوْتِ کی فرمان برداری کرے ؛ حکایت ایک
وزیر عیسے بن عیسے نام ساتہہ جماعت سوارونکے چلا جاتا تہا
لوگ بسبب عادت کے پوچہتے تہے کہ یہہ کون ہی یہہ کون ہی
ایک بڑہیا راہ مین بیٹہی تہی اوسنے کہا کہ چند آدمی سب کہتے ہین

(حاشیہ: جلدی کرو توبہ میں پہلے مرنے کے)

کہ یہہ کون ہی یہہ ایک بندہ ہی چشم عنایت حق سے گرا ہوا
اور اس ظالمین مبتلا عیسی بن عیسے نے یہہ سنا اور اپنی جگہ
کو پہر کر آیا اور ترک وزارت کی اور ساتہہ دولت توبہ کے مشرف
ہوا اور مکہ مبارک مین مجاور رہا نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی
کہ امید قوی رکہے قبول ہونے توبہ کی اور نا امید نہو وے اور رحمت
اوسکی سے اور در گذر کرنے تقصیروارون سے اور قبول
کرے عذر عذر کرنیوالونکا اگرچہ کئی بار ہو اور ساتہہ کرم و انعام
کے اوپر رجوع کرے اور جو کوئی بعد نماز چاشت کے کہی اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْلِي وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ گناہ
اوسکے بخشے جاوین کذا جاء فی کتب الحدیث ﴿ اَلْمُنْتَقِمُ
بدلا لینے والا کافرون اور سرکشون سے ساتہہ عذاب کے نصیب
بندیکا یہہ ہی کہ بدلا لی بڑی دشمنونسے کہ نفس و شیطان ہین اور
دشمن ترین دشمنونکا نفس امارہ ہی اور سزا اوسکی یہہ ہی کہ جب
کچہہ گناہ کرے یا عبادت مین قصور کرے تو انتقام لے اور
عقوبت کرے بایزید بسطامی قدس سرہ نے کہا کہ میری نفس نے
تکاسل کیا ایک رات تو مین نے ہیج ورد کے پس سزا دی

جینے اوسکو کہ پانی نہ پایا ایک برس تک ٭ اَلْعَفُوُّ درگذر
کرنیوالا گناہون اور تقصیرات سے نصیب بندیکا اس سے وہی
ہی جو الغفور مین کہا اور حضرت شیخ رحمہ نے شرح اسمار حسنے
مین یون لکھا ہی کہ العفو محو کرنیوالا سیاآت کا اور درگذر کرنے
والا معاصی سے قریب معنی غفور کے ہی ولیکن اوس سے ابلغ
ہی اسلیے کہ غفران بمعنی ستر و کتمان کے ہی نیز غفار بمعنے
ڈھانکنے والیکے اور عفو مشعر بمحو و معدوم کردینی کے ہی اور بندہ
ہرچند گنہگار ہو لیکن عفو پروردگار کا امیدوار رہے پس بیت
ردکسی گنہگا کی پیشانی پر نہ کہنا چاہیے شاید کہ مولی کریم بخشدی
اوسکو سبب اقامت حد شرع اور حکم دین کے ٭ **بیت**

ردمکن بدرا چہ دانی کہ ازل ٭ نام او در نامۂ نیکان بود
اور دربجای نیکان آن گمان ٭ ہر تو در روز حشر نادان بود

اور تخلق اس سے یہ ہی کہ تقصیرات لوگونکی اور گناہ اونکے کہ
اوسکے حق مین کیے ہین عفو کرے تا درجہ اَلْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ
وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ پاوے ٭ اَلرَّؤُفُ ٭ بہت
مہربان نصیب بندیکا مثل نصیب الرحیم کے ہی منقول ہی کہ ایک

شخص کا ایک ہمسایہ برا تہا جب وہ مرا تو اوس شخص نے اوسکی نماز نہ پڑہی پہر دکہایا گیا وہ بیت خواب میں پس کہا گیا کہ کیا کیا اسنے ساتہہ تیرے کہا کہ بخشدیا مجہے اور کہا اوسنے کہ کہنا فلانی شخص سے یعنی نماز نہ پڑہنے والے سے لَوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَتِ رَبِّیْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْیَةَ الْاِنْفَاقِ حاصل یہہ کہ میرا رب بہت مہربان ہی اگر تمہارا اختیار ہوتا تو خدا جانے کیا کرتے یہہ اوسنے طعن کیا نماز نہ پڑہنے پر مَالِكَ الْمُلْكِ ؛ مالک ساری جہانکا نصیب بندیکا اسم الملک مین گذرا اور کہا شاذلی نے کہ ہمیر ایک دروازی پر یعنی اسد کے دروازے پر تاکہ کہولے جاوین تیری لئے بہت سے دروازے اور گردن جہکا ایک بادشاہ کے لئے یعنی اسد تعالی کے لئے تاکہ جہکین تیرے لئے بہت سی گردنین فرمایا اسد تعالی نے وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ ؛ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ؛ صاحب بزرگی اور بخشش کا اور جسنے جلال خدا کا پہچانا تذلل کرے اوسکی درگاہ میں اور جسنے اکرام اوسکا دیکہا شکر کیے اوسکا پس خدمت

نکرے غیر اوسکے کی اور سوال نکرے غیر اوسکے نصیب بندیکا
اس سے یہ ہی کہ حاصل کرے اپنے نفس کے لئے بزرگی اور
سلوک کرے بندگان خدا سے ؛ اَلْمُقْسِطُ ؛ عدل
کرنیوالا نصیب بندی کا اسم العدل مین گذرا ؛ اَلْجَامِعُ
جمع کرنیوالا لوگونکا قیامت کو نصیب بندیکا یہ ہے کہ
جمع کرے علم و عمل کو اور کمالات نفسانیہ اور جسمانیہ کو اور
اور سعی کرے بیچ جمع کرنے فکر اور تسکین دل اور جمعیت
مع اللہ کے بیت ؛ در جمعیت کوش تا ہمہ ذات شوی
ترسم کہ پراگندہ شوی مات شوی ؛ اَلْغَنِیُّ ؛ بی پروا
ہر چیز سے ؛ اَلْمُغْنِیُ ؛ بے پروا کرنیوالا جسکو چاہی
نصیب بندیکا اس سے یہ ہی کہ استغنا کرے ما سوی اللہ
سے ؛ اَلْمَانِعُ ؛ باز رکھنے والا ہلاک و نقصانات
کا بندونسے دین و دنیا میں نصیب بندیکا یہ ہی کہ نفس
طبیعت کو خواہشوں نفسانی سے باز رکھے اَلضَّارُّ
النَّافِعُ ؛ ضرر پہنچانیوالا اور فایدہ پہنچانیوالا
جسکو چاہے کہا قشیری نے کہ اخیر اشارا ہی ا سکی

طرف کہ ضرر و نفع اور ہر چیز اللہ ہی کی قضا و قدر سے ہی
پس جو کوئی تابعدار ہوا اوسکے حکم کا پس وہ جیا رحمت
مین اور جو نہ تابعدار ہوا پڑا آفت مین فرمایا اللہ تعالی نے
مَنِ اسْتَسْلَمَ بِقَضَائِیْ وَ صَبَرَ عَلٰی بَلَائِیْ وَ شَکَرَ
عَلٰی نَعْمَائِیْ کَانَ عَبْدِیْ حَقًّا وَمَنْ لَمْ یَسْتَسْلِمْ
بِقَضَائِیْ وَلَمْ یَصْبِرْ عَلٰی بَلَائِیْ وَلَمْ یَشْکُرْ عَلٰی نَعْمَائِیْ
فَلْیَطْلُبْ رَبًّا سِوَائِیْ اور شرح اسماء حسنے مین حضرت
شیخ نے بیچ شرح دونون اسمون النافع الضار کے یون
لکھا ہی کہ خالق خیر و شر اور نفع اور ضرر کا وہی اللہ تعالی ہی
اور پیدا کرنیوالا درد اور رنج اور شفا کا گرمی اور سردی
اور خشکی اور تری مین وہی ہی اور گمان نہ لیجاوین کہ دارو
نافع بذات خود ہی اور زہر ہلاک کرنیوالا بنفس خود اور طعام
بنفس خود سیر کرتا ہی اور پانی بذات خود سیراب کرتا ہی
یہہ تمام اسباب عادی ہین یا بمعنی کہ عادت اسیر جاری ہوئی
ہی کہ اللہ سبحانہ نے انکو اسباب کیا ہی اور بوساطت انکے
پیدا کرتا ہی یعنے چیزون مذکورہ کو اور اگر چاہے بغیر انکے ہی

پیدا کرے اور اگر چاہے باوجود انکے نکرے اور اسیطرح
تمام اجزائی عالم کے علویات و سفلیات سے اور وسایط اور
اسباب مسنخر قدرت کاملۂ باریتعالی کے ہین اور یہہ تمام نسبت
قدرت ازلیہ کے مانند قلم کے بیچ ہاتہہ کاتب کے ہین اور بندہ
چاہیئے کہ ضرر اور نفع تمام حق تعالی سے جانے اور عالم اسباب
کو مغلوب قدرت اوسکی کا جانے اور حکم اور قضاء الہی کا
تابعدار ہو اور تمام امور سپرد اوسیکے کرے تا زندگانی بسر
کرے اس جا لمین کہ خلق سے راحت مین ہو **حکایت**
لائی ہین کہ موسی علیہ السلام نے دانتونکے درد سے حضرت
حق مین فریاد کی حکم ہوا کہ فلانی گہانس دانت پر رکہہ تا آرام
ہو موسی ع م نے وہ گہانس دانتون پر رکہی آرام پایا بعد
ایک مدت کے پہر ایک دانت مین درد ہوا اوہی گہانس
دانت پر رکہی درد زیادہ ہوا کہا الہی یہہ وہی گہانس ہے
کہ تو نے تعلیم فرمائی تہی خطاب باعتاب پہونچا کہ اوس دفعہ
توجہ ہماری جناب مین کی تہی تو نے شفا دی ہمنے اور اس
مرتبہ توجہ گہانس کی طرف کی تو نے درد زیادہ کیا میننے تا جانی تو

کو شفا دینے والے ہم ہیں نہ کہانت اور تخلق یہہ ہی کہ ساتہہ
امر الٰہی اور حکم شریعت کے ضرر پہنچا وے اور زجر کرے
دشمنان دین کو اور نفع پہنچا وے اور مدد کرے دوستان
خدا کی ؛ اَلنُّوْرُ ؛ روشن کرنیوالا آسمان کا ساتہہ ستاروں کے
اور روشن کرنیوالا زمین کا ساتہہ انبیا اور علما وغیرہم سے
اور دل مؤمنوں کا ساتہہ نور معرفت اور طاعت کے نصیب
بندیکا یہہ ہی کہ روشن ہووے ساتہہ نور ایمان و عرفان کے
اَلْهَادِیُّ ؛ راہ دکہانیوالا نصیب بندیکا یہہ ہی کہ بندگان
خدا تعالیٰ کو اوسکی راہ بتا وے اور تفصیل اس اجمال کی حضرت
شیخ نے شرح اسمار حسنے مین یون لکھی ہے کہ ہدایت
راہ دکہانی اور منزل مقصود کو پہنچانا راہ نما تمام رہ روونکا
وہی ہی جو کوئی کہ راہ دنیا کی چلتا ہی راہ نما وہی ہی اور
جو کہ راہ عقبی کی چلتا ہی رہبر وہی ہے بیت گر نہ چراغ
لطف تو راہ نماید از کرم ؛ قافلہ ہائی شب روان پی نبرد بمنزلے
اور پروردگار تعالیٰ کی انواع انواع ہدایت کے لئے حصر نہین
ہی اَلَّذِیْ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی جیسے کہ

وہ ایسا ہی کہ دی ہر چیز کو پیدائش اوسکی پہر راہ بتائی ۱۲

لڑکا کو بمجرد نکلنے کے پیٹ سے چھاتی چوسنے کی راہ بتائی
اور چوزہ کو بمجرد نکلنے کے انڈے سے دانہ چگنے کی راہ بتائی
اور شہد کی مکھی کو گھر بنانیکی اور افضل اور بزرگترین ہدایت
کی راہ دکھاتی ہی اوس طریق کی کہ موصل بجناب فیض مآب
اور روایت ذات پاک اوسکیکی ہی اور خواص کی باطن ہمیں
پیدا کرنا نور دن توفیق اور اسرار تحقیق کا کہ سبب ہدایت
طاعت و معرفت کے ہین اور بہرہ مند ترین بندو نکے متعلق
ساتھ اس اسم کے انبیا اور اولیا اور علما ہین کہ راہ دکھانے
والے خلایق کے ہین طرف صراط مستقیم کے خصوص سید
انبیا اور ختم رسل صلے اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ
اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب
علیہم ولا الضالین ذوالنون مصری قدس سرہ نے کہا
کہ تین چیزین عارفون کے اخلاق سے ہین تنگدل اور غمزدونکو
کشادگی اور فرحت کی طرف لانا اور حق تعالی کی نعمتیں خلق
کو یاد دلانی اور زبان توحید سے مسلمانونکو راہ حق دکھانی
یعنے موحد اونکے دلونکے دنیا سے طرف دین کے اور معاش

سے معاد کی طرف لانے والے ؛ اَلْبَدِیعُ ؛ پیدا کرنیوالا
علم کا بدون مثال کے کہا بعضون نے کہ جسنے امیر کیا سنت
کو اپنے نفس پر قول و فعل مین بولتا ہی حکمت کی باتین اور
جسنے امیر کیا خواہش کو اپنے نفس پر قول و فعل مین بولتا
ہی بدعت کی باتین اور کہا قشیری نے کہ اصول ہمارے
مذہب کے تین ہین پیروی کرنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاق
و افعال مین اور کہانے مین کہ حلال ہو اور سچ بولنا اور
خالص کرنا نیت کا تمام اعمال مین اور یہہ بہی کہا ہی کہ جسنے
مداہنت یعنی نرمی کی مبتدع سے لی لیتا ہی اللہ حلاوت سنتونکی
اعمال اوسکے سے اور جو کوئی ہنستا ہی بدعتی کو دیکہکر نکال
لیتا ہی اللہ تعالے نور ایمان کا دل اوسکے سے ؛ اَلْبَاقِی
ہمیشہ رہنے والا ؛ اَلْوَارِثُ ؛ باقی بعد فنا موجودات
کے اور مالک تمام مخلوقات کا نصیب بندیکا یہہ ہی کہ اون
اعمال مین کہ جملہ باقیات صالحات سے ہین کوشش کرے
مثل تعلیم علم اور صدقہ جاریہ وغیرہما کے ؛ اَلرَّشِیدُ ؛
رہنما عالم کا کہا بعضون نے کہ راہ دکہانا اللہ کا بندی اپنے

کو یہ ہی کہ راہ دکہاوے نفس اوسکے کو طرف طاعت اپنی
کے اور قلب اوسکے کو طرف معرفت اپنی کے اور روح اوسکی
کو طرف محبت اپنی کے اور علامت اوس شخص کی کہ راہ دکہاتا
ہی اوسکو حق واسطے سنوارنے نفس اوسکے کے یہہ ہی کہ الہام
کرتا ہی اسد توکل و تفویض تمام امور مین منقول ہی کہ بہوک لگی
ایک روز ابراہیم بن ادہم کو رح پس حکم کیا ایک شخص کو ساتہہ
گرو کرنے ایک چیز کے کہ اون پاس تہی کہانیکے لئے پس نکلا وہ
ناگہان ایک شخص ملا کہ اوسکے ساتہہ ایک خچر تہا کہ اوسپر
چالیس ہزار دینار تہے پس پوچہا اوسنے اس شخص سے ابراہیم
کو اور کہا کہ یہہ میراث اوسکی ہی کہ اوسکے باپ کے مال مین
سے پہنچی ہی اور مین غلام اوسکا ہون پہرلے آیا وہ شخص اوسکو
ابراہیم کے پاس پس کہا ابراہیم نے کہ اگر ہی تو سچا تو آزاد ہی
اسد کی خوشی کے لئے اور جو کچھہ کہ ساتہہ تیرے ہی بخشا مینے تجکو
پس چلا جا میرے پاس سے پس جب نکلا وہ کہا ابراہیم نے ای
رب میرے کلام کیا مینے تجہسے بیچ مقدمہ روٹی کے اور تو نے
دی دنیا مجکو بکثرت پس قسم ہی تیری حق کی اگر مار ڈالے گا تو

بھی بھوک سے نہیں مانگنے کا میں تجھسے کچھ الصَّبُوْرُ
بردبار کہ شتابی نہیں کرتا ہے عذاب کرنے گنہگاروں کے
اور نصیب بدیکا اس سے ظاہر ہی رواہ الترمذی والبیہقی
فی الدعوات الکبیر وقال الترمذی ہذا حدیث غریب نقل کی
یہہ ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں اور کہا ترمذی نے
یہہ حدیث غریب ہی اور کہتا ہوں میں یعنے ملا علی قاری کہتے
ہیں کہ کتاب اللہ میں اور حدیث رسول اللہ میں سوائے ان اسمائ
اور اسمائ بھی پائے ہیں ہمنے کتاب اللہ میں یہہ ہیں اَلرَّبُّ
الْاَکْرَمُ اَلْاَعْلٰی اَلْحَافِظُ اَلْخَلَّاقُ اَلسَّاتِرُ اَلسَّتَّارُ
اَلشَّاکِرُ اَلْعَادِلُ اَلْعَالِمُ اَلْعَلَّامُ اَلْغَالِبُ اَلنَّاظِرُ
اَلْخَالِقُ اَلْقَدِیْرُ اَلْقَرِیْبُ اَلْقَاهِرُ اَلْکَفِیْلُ اَلْکَافِیْ
اَلْمُنِیْرُ اَلْمُحِیْطُ اَلْمَلِکُ اَلْمَوْلٰی اَلنَّصِیْرُ اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْنَ
اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ذُوالْفَضْلِ
ذُوالطَّوْلِ ذُوالْقُوَّةِ ذُوالْمَعَارِجِ ذُوالْعَرْشِ
رَفِیْعُ الدَّرَجَاتِ غَافِرُ الذُّنُوْبِ قَابِلُ التَّوْبِ فَعَّالٌ
لِّمَا یُرِیْدُ مُخْرِجُ الْحَیِّ مِنَ الْمَیِّتِ اور حدیث شریف